احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 19 مئی 2012ء

روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 19 مئی 2012ء 27 جمادی الثانی 1433 ہجری 19 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 116

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جولوہے (کے ہتھیار) سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اس پر ملائکہ اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ یہ حرکت ترک نہ کردے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب النہی عن الاشارہ حدیث نمبر:4741)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم ﷺ کے دل میں اپنی اُمت کے لئے بہت درد تھا۔ حضرت عباس بن مرداس السلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عرفات کی شام اپنی اُمت کے لئے بخشش کی دعا کی۔ آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے تیری امت کو بخش دیا سوائے ظالم کے۔ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو (یہ بھی تو کرسکتا ہے کہ) مظلوم کو (مظلومیت کے بدلہ میں) جنت دیدے۔ ظالم کو (اس کا ظلم) بخش دے۔ اس شام تو آپؐ کو اس دعا کا کوئی جواب نہ ملا مگر مزدلفہ میں صبح کے وقت آپؐ نے پھر یہ دعا کی تو آپؐ کی دعا شرف قبول پا گئی۔ اس پر رسول اللہؐ (خوش ہوکر) مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ (خوش و خرم) ہنستا مسکراتا ہی رکھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ مٹی لے کر اپنے سر میں ڈالنے لگا اور اپنی ہلاکت و تباہی کی دعائیں کرنے لگا۔ اس کی گھبراہٹ کا یہ عالم دیکھ کر مجھ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب الدعاء بعرفتہ حدیث نمبر 3004)

رسول کریمؐ کو ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اپنی امت کی تکلیف کا احساس رہتا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ میرے پاس سے گئے تو مزاج خوشگوار تھا، واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول، آپ میرے پاس سے گئے تو ہشاش بشاش تھے واپس آئے تو غمگین ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا تھا۔ مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہ کاش ایسا نہ کیا ہوتا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو (اس فعل کے ذریعہ سے) مشقت میں نہ ڈال دیا ہو۔ (یعنی اگر سب امتی بھی کعبہ کے اندر جانے کی خواہش کریں گے تو اُن کی کثرت کے باعث یہ خواہش پوری ہونی مشکل ہو جائے گی۔)

(ابن ماجہ کتاب المناسک)

اسی طرح رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ اگر امت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ اگر امت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

(مسلم کتاب الطہارۃ)

آپؐ فرماتے تھے کہ میں نماز کے دوران بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کے لئے باعث تکلیف و پریشانی نہ ہو۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

رسول کریمؐ کو امت کے کمزور طبقہ کا اتنا خیال تھا کہ قربانی کی عید پر دو موٹے تازے مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ذبح کرتے جو توحید اور رسالت کی گواہی دیتا ہے، دوسرا مینڈھا اپنے اہل خاندان کی طرف سے ذبح فرماتے۔

(بخاری کتاب الاضاحی)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

نمایاں کامیابی

مکرم حسنات احمد مرزا صاحب مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم ہلال حسنات مرزا نے Comsat یونیورسٹی اسلام آباد سے کمپیوٹر انجینئرنگ میں ٹاپ کیا ہے۔ مورخہ 26 جنوری 2012ء کو یونیورسٹی کے ایک کانووکیشن میں جناب چنگیز خاں جمالی فیڈرل منسٹر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے اسے دو گولڈ میڈلز سے نوازا ہے۔ موصوف حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

مشعل راہ

اللہ کا خوف اور اس کی محبت کا نام تقویٰ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 2/ اپریل 2004ء کو سورۃ البقرہ کی آیت 22 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد بار اس بارے میں حکم فرمایا ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرو۔ یہی خدا ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور جو تم سے پہلے تھے ان کو بھی پیدا کیا اور تمہیں بھی یہی حکم ہے اور تمہارے سے پہلے لوگوں کو بھی یہی حکم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور ایک خدا کی عبادت کرکے ہی تقویٰ پر قائم رہا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں قائم رہ سکتی ہے۔

لیکن پہلوں نے اس حکم کو بھلا دیا وہ ایک خدا کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگ گئے۔ کسی نے تین خداؤں کی عبادت کرنی شروع کر دی، کسی نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، کسی نے دنیاوی جاہ و حشمت کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت ان کے دلوں میں قائم نہ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! سن لو کہ اگر تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تقویٰ اس کا نام ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور عبادت کے صحیح طریقے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ ایک زمانے کے بعد..... بھی اس کو سمجھنے میں غلطی کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔ بعض ایسی حرکتیں کرنی لگ جائیں گے جن سے اظہار ہو کہ وہ عباد الرحمٰن نہیں رہے۔ تب مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور وہ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے، تشریح کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریق کیا ہیں۔

الحمدللہ کہ آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی مسیح موعود اور مہدی موعود کی آواز کو سنا اور اس کو مانا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔ پس اس فضل کے شکرانے کے طور پر ہم پر مزید فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اور توجہ دیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عبادت کے طریق کیا ہیں۔ کیا صرف منہ سے نماز کے الفاظ دہرا لینا اور ظاہری رکوع و سجود کر لینا کافی ہے؟ کیا یہی باتیں یعنی ظاہری حرکات ہمیں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار کرنے کے لئے کافی ہوں گی؟ یاد رکھیں کہ عبادت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے عبادت کے طریق سمجھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو وہ فہم اور علم عطا فرمایا ہے جس کو آپ نے ہم تک پہنچایا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا (۔) (الذّاریت: 57) یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ (یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔ عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کرکے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گویا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 347)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر سوانحی خاکہ

ہمارے نبی شاہ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اس تاریخی سال میں ہوئی، جب خانہ کعبہ پر یمن کے گورنر ابرہہ نے حملہ کیا تھا۔ محمود پاشا فلکی مصری کی تحقیق کے مطابق یہ سال 571ء تھا اور 20/ اپریل (مطابق 9 ربیع الاوّل) تاریخ تھی۔ چالیس سال کی عمر میں حضرت محمد مصطفیٰؐ پر وحی قرآنی کا نزول ہوا۔ اس تسلسل میں اہم تاریخی سوانح کا خاکہ یُوں ہے۔

☆ بعثت نبوی کا پہلا سال 610ء

نزول قرآن کا آغاز

☆ پانچواں سال 614ء

پہلی ہجرت حبشہ

☆ ساتواں سال 615ء

محاصرہ شعب ابی طالب، معجزہ شق القمر

☆ دسواں سال 619ء

وفات حضرت خدیجہ و ابوطالب، نکاح حضرت عائشہؓ و حضرت سودہؓ، سفر طائف

☆ گیارہواں سال 620ء

اہل یثرب سے ملاقات

☆ بارھواں سال 621ء

واقعۂ معراج

☆ تیرھواں سال 622ء

بیعت عقبہ ثانیہ، ہجرت مدینہ

☆ ہجرت کا پہلا سال 1ھ مطابق 622ء

مدینہ آمد، مسجد قباء اور مسجد نبوی کی بنیاد، ابتدائے اذان، مؤاخات انصار و مہاجرین، معاہدہ یہود

☆ 2ھ بمطابق 623ء

تحویل قبلہ، فرضیت رمضان، عیدالفطر، جنگ بدر، حضرت عائشہؓ سے شادی

☆ 3ھ مطابق 624ء

غزوۂ قینقاع، پہلی عیدالاضحیٰ، حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ سے نکاح، حضرت عثمانؓ سے اُمّ کلثوم کی شادی، رسول اللہؐ کی حضرت حفصہؓ سے شادی، غزوۂ احد

☆ 4ھ مطابق 625ء

واقعہ رجیع و بئر معونہ، یہودی قبیلہ بنونضیر کا مدینہ سے اخراج، رسولؐ اللہ کی حضرت اُمّ سلمہؓ سے شادی، غزوۂ بدر الموعد

☆ 5ھ مطابق 626ء

غزوۂ دومۃ الجندل، مدینہ میں چاند گرھن اور نماز خسوف، غزوۂ بنومصطلق اور واقعہ افک غزوۂ خندق، غزوۂ بنوقریظہ۔

☆ 6ھ مطابق 28-627ء

غزوۂ بنولحیان، ثمامہ بن اثال رئیس یمامہ کا قبول اسلام، حضرت ابوالعاص داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قبول اسلام، صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان

☆ 7ھ مطابق 29-628ء

شاہان مملکت کو تبلیغی خطوط، غزوۂ ذی قرد، غزوۂ خیبر، حضرت صفیہؓ سے شادی، اہل فدک سے مصالحت، آنحضرتؐ کو زہر دینے کی سازش، مہاجرین حبشہ کی واپسی، حضرت ابوھریرہؓ کا قبول اسلام، غزوۂ ذات الرقاع اور صلوٰۃ الخوف، عمرۃ القضاء

☆ 8ھ مطابق 629ء

غزوۂ مُوتہ، غزوۂ فتح مکّہ، غزوہ حنین، غزوۂ طائف، مدینہ میں قبائل عرب کے وفود کی آمد کا آغاز

☆ 9ھ مطابق 630ء

غزوۂ تبوک، وفود عرب کی کثرت سے آمد، عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کی موت، اہل طائف کا قبول اسلام، حضرت ابوبکرؓ کی قیادت میں مسلمانوں کا پہلا حج،

☆ 10ھ مطابق 631ء

حضرت عدی بن حاتم الطائیؓ کا قبول اسلام، حضرت ابوموسیٰؓ و حضرت معاذؓ کو یمن بھجوانا، حجۃ الوداع

☆ 11ھ مطابق 632ء

آخری وفد کی آمد، رسولؐ اللہ کی آخری بیماری، سریّہ اسامہ بن زید، وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مچھلی لے لو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ مقام جحفہ میں ٹھہرے اور آپ بیمار تھے۔ آپ نے فرمایا میرا مچھلیوں کو جی چاہتا ہے لوگوں نے آپ کے لئے مچھلیاں تلاش کیں۔ بڑی تلاش کے بعد صرف ایک مچھلی ملی۔ اس مچھلی کو ان کی بیوی صفیہ بنت ابوعبید نے لیا اور تیار کیا۔ اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا اتنے میں ایک مسکین آیا اور آپ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس مسکین سے حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ یہ مچھلی لے لو۔ گھر والوں نے کہا آپ نے تو ہمیں اس کی تلاش میں تھکا دیا۔ ہمارے پاس اور کھانے پینے کا سامان ہے ہم اسے دے دیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا عبداللہ تو اسی کو محبوب رکھتا ہے اور وہ مچھلی اس مسکین کو دے دی۔

(حیاۃ صحابہ جلد 4 ص 176)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن۔ صادقانہ محبت کے عاشقانہ نظارے

قرآن پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کی سچی لگن کے دلکش واقعات

قسط دوم آخر

بسلسلہ ہفتہ تعلیم القرآن

عبدالسمیع خان

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کے متعلق مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

مرحوم کو قرآن کریم سے غیر معمولی محبت اور عشق تھا۔ یوں تو اس کا اظہار مختلف انداز سے ہوتا رہتا، کبھی آپ قرآن کریم کے نسخے کے اوپر دھری کوئی کتاب حتیٰ کہ کاغذ پنسل بھی دیکھتے تو فوراً اسے ہٹا دیتے کہ قرآن کریم کو ظاہری طور پر بھی سب سے اوپر ہونا چاہئے اور اس کے اوپر کوئی اور چیز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ قرآن کریم طبع ہو کر آیا اور جب آپ کی نظر بڑے پیکٹ پر پڑی تو بھاگ کر اس میں سے ایک نسخہ نکالا اور اسے بے اختیار ہو کر چومنے لگے۔ اس ضمن میں سب سے بڑھ کر آپ کا علم قرآن آپ کے عشق قرآن کا مظہر تھا۔ آپ نے قرآن کریم کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور ہمیشہ اسے مطالعہ میں رکھتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو قرآنی مضامین پر ایسا مضبوط عبور حاصل تھا جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ معروف حوالے تو مرحوم کی نوک زبان پر ہوتے ہی تھے مگر دیگر مضامین بھی بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کو مستحضر رہتے۔ اپنی کتب کی تصنیف کے دوران کتاب کے متن میں قرآنی مضامین کو نگینوں کی طرح جڑتے چلے جاتے تھے۔ عربی نہ جاننے کی وجہ سے آیات کی تلاش کے لئے بعض اوقات خاکسار سے مدد لیتے، اس طرح سے مجھے گھنٹوں ان کے پاس بیٹھ کر اس سلسلہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ مطلوبہ مضمون مجھے بتاتے اور اس کا حوالہ پوچھتے۔ بہت مرتبہ ملتے جلتے مضامین والی آیات سامنے آتیں تو اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک عین وہ آیت نہ مل جاتی جس کا مضمون ان کے ذہن میں ہوتا۔ اس سے ان کی اس باریک نگاہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو قرآنی مضامین پر تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق مختلف علاقوں میں ہال لے کر قرآن کریم کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ اس کے لئے آپ نے اپنی ذاتی لائبریری سے قرآن کریم کے بہت سے نادر نسخے مہیا کئے اور بعض بہت قدیم نسخے خریدنے کے لئے تلاش کر کے دیئے۔ ان میں سے ایک نسخہ جب نمائش میں پہلی مرتبہ دیکھا تو اسے ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہوئے آپ کی ایسی کیفیت تھی جیسے کسی بیقرار کو ایک دم قرار آجائے ادرک کا استعمال بھی آپ کو اسی لئے بہت اچھا لگتا تھا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر آیا ہے۔ آپ کی جیب میں ہر وقت ادرک کی مصنوعات میں سے کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا۔ کھانے کے ساتھ بھی ادرک کا مشروب آپ کو بہت مرغوب تھا۔

(الفضل 19 فروری 2011ء ص 3 کالم 3,2)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی ہونے سے قبل آغا خانی خیالات کے زیر اثر آپ سمجھتے تھے کہ قرآن عربوں کے لئے تھا ہمیں اس کی ضرورت نہیں اس لئے قرآن مجید پڑھنا بھی چھوڑ چکے تھے مگر اسلامی اصول کی فلاسفی کے پڑھنے سے آپ کے اندر زبردست تبدیلی رونما ہو گئی اور نہایت ولولہ اور شوق سے مطالعہ قرآن میں منہمک ہو گئے اور بالآخر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔

آپ کے پوتے ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’بعد نماز فجر آپ ہم سے ترجمہ قرآن سنتے تھے۔ میں نے جب حفظ قرآن مجید مکمل کر لیا تو جس محبت و شفقت سے آپ نے اس عاجز سے معانقہ کیا اور پیار کیا وہ بیان سے باہر ہے اور اس خوشی میں آپ نے مجھے سو روپیہ بطور تحفہ عطا کیا‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 21 ص 388)

محترم صالح محمد الہ دین صاحب قادیان

مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب اپنے والد محترم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ابو کو قرآن مجید سے بے پناہ عشق و لگاؤ تھا۔ بچپن میں ان کے والد صاحب محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ابو کو ایک باغ میں لے گئے اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ابو قرآن مجید حفظ کریں۔ نیز ابو کے نانا مرحوم جی۔ ایم۔ ابراہیم صاحب نے ابو کی پیدائش سے قبل دعا کی تھی کہ بیٹا حافظ قرآن بنے۔ اپنے والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ابو ہر روز اپنے گھر کے Basement میں جا کر قرآن کریم حفظ کرتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس بارہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حافظ قرآن بنا دیا۔ ابو کی تربیت میں گھر والوں کے علاوہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا اہم کردار تھا۔ حضرت عرفانی صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے اور ابو ان کے خاص شاگرد تھے۔ نیز حضرت عرفانی صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں درس صالح محمد کے لئے دیتا ہوں۔ حضرت عرفانی صاحب درس کے دوران کوئی مشکل سوال کرتے اور ابو جب جواب دیتے تو حضرت عرفانی صاحب فرماتے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کے دل میں ڈالا ہے اپنی زندگی میں ہی حضرت عرفانی صاحب نے ابو کو درس دینے کی تربیت کی اور فرمایا کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنا جانشین تیار کر کے دیکھ لیں۔ حضرت عرفانی صاحب کی وفات کے بعد ابو نے سکندر آباد میں التزام کے ساتھ درس قرآن کا اہتمام کیا۔ جہاں تک ممکن ہو خاکسار نے ابو کے سکندر آباد سے ہجرت کے بعد اس کا التزام رکھا۔

ابو قرآن مجید کو کثرت سے پڑھتے بہت غور و فکر کرتے عمل کرتے اور ہمیں بھی توجہ دلاتے۔ وہ اکثر کہتے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس اللہ تعالیٰ کا فعل۔ ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا جب بھی کسی قرآنی آیت کے معارف انہیں سمجھ میں آتے وہ خلیفہ وقت کو لکھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بہت سے ایسے خوشنودی کے خط ہیں۔ ابو قرآن مجید پر غور کر کے Scientific Research کرتے۔ نیز قرآن مجید کے تمام احکامات کے اوپر غور و فکر کرتے اور توجہ دلاتے۔

(الفضل 4 جون 2011ء)

محترم حافظ عبدالکریم صاحب

راقم الحروف کے دادا محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب اپنے علاقے میں قرآن کریم پڑھانے میں خاص امتیاز رکھتے تھے اپنے خاندان کے تمام افراد کو بیسیوں احمدی بچوں اور بچیوں کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت افراد کو بھی قرآن سکھایا۔ جس کی وجہ سے مخالفت کے باوجود نہایت احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ نے یتیمی کی حالت میں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر 50 سال تک خوشاب اور ربوہ میں قرآن کریم تراویح میں سنایا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

محترمہ امۃ الکافی صاحبہ لکھتی ہیں:۔

علی الصبح اکثر ناشتہ شروع ہی کیا ہوتا کہ لڑکیوں اور خواتین کا ترجمۃ القرآن سیکھنے کے لئے جمع ہونے کا آغاز ہو جاتا۔ دو اڑھائی گھنٹے یہ سلسلہ جاری رہتا اور یہ نہیں کہ آپ جب چاہیں آئیں یا جو دل کرے پڑھ لیں۔ بلکہ باقاعدہ ریکارڈ بک بناتی تھیں۔ سکول کالجز کی لڑکیاں پہلے آکر پڑھتیں اور گھریلو خواتین کو ذرا بعد کا ٹائم ملا کرتا۔ حاضری لگتی۔ سپارے کے ساتھ رکوع لکھا جاتا اور یہ سب کچھ اس قدر خاموشی سے اور جلدی سے ہو جاتا کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلتا اور وقت بھی ضائع نہ ہوتا۔ میری بیٹی ازحد خاموش طبع تھی۔ شروع میں پیاری خالہ سے پڑھنے جاتی تو آہستہ آہستہ اور رک رک کر پڑھتی۔ ایک دو دفعہ دبے لفظوں میں مجھے یہ سب بتایا لیکن بعد میں وہ خوب رواں ہو گئی تو بہت خوش ہوئیں اور جب اس نے ترجمہ ختم کر لیا تو اکثر خوش ہو کر بتاتیں کہ خاندان میں سب سے کم وقت میں بکی نے ہی ترجمہ پڑھا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی ہجرت کے بعد سے MTA پر براہ رست ماہ رمضان میں قرآن مجید کا درس آنے کے درمیانی سالوں میں تقریباً باقاعدگی سے اپنے گھر میں خاندان کی خواتین کو درس قرآن دیا کرتی تھیں۔ پہلے سے اس کی باقاعدہ ہر صبح تیاری کرتیں اور بعد نماز عصر یہ درس ہم لوگ سنتے۔

(مصباح ستمبر 2000ء ص 32)

محترمہ چھوٹی آپا صاحبہ کے متعلق محترم سید میر محمود احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

حضرت مصلح موعود کو قرآن مجید سے عشق تھا یہ عشق حضرت چھوٹی آپا کو بھی ملا۔ خود تو قرآن پڑھتی تھیں نوٹس لیتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ترجمہ کلاس اور درس القرآن MTA پر باقاعدہ اور بڑے اہتمام سے سنتیں اور قرآن شریف ہاتھ میں ہوتا۔ قرآن مجید جس کو استعمال کرتی تھیں۔ چند دن قبل میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ 100-100 صفحات دو دو سو صفحات کے فاصلہ سے آیات پر

Cross ریفرنس ہے۔ بتاتی تھیں کہ حضرت مصلح موعود نے ان کو پڑھانے کے لئے قرآن شریف کے ایک درس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ بعض واقفین نے بھی اس درس میں شامل ہونے کی خواہش کی۔ چنانچہ حضور نے اوپر کمرہ میں یہ درس جاری کر دیا اور واقفین بیت مبارک کی چھت پر بیٹھتے اور درس میں شامل ہوتے۔ یہاں ربوہ میں چھوٹی آپا صبح بہت سویرے لڑکیوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیتی تھیں۔ بیچ میں اٹھ کر ایک پیالی چائے پیتی تھیں یہ لڑکیاں مختلف محلوں سے آتی تھیں اور یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ جو لڑکی ترجمہ آپ سے پڑھ لیتی اس کی شادی (غیر متوقع طور پر) ہو جاتی۔ آج ہی ایک دوست جو شاید بہاولنگر سے جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے بتا رہے تھے کہ میری بیٹی نے ابھی 22 سیپارے چھوٹی آپا سے ترجمہ مکمل نہیں کئے تھے کہ اس کی شادی ہوگئی۔ (ان کی شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے)

حضور کے رمضان میں MTA کے درس شروع کرنے سے پہلے رمضان میں گھر پر ہر سال خاندان میں قرآن مجید کا درس دیتی رہیں۔ جب حضور کا درس MTA پر آنے لگا تو خود درس دینا بند کر دیا۔

(الفضل 22 نومبر 1999ء ص 4 کالم 2)

محترمہ سرور جہاں صاحبہ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی اہلیہ محلّہ میں بچوں کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے پر بہت زور دیتیں اور ہر سال ایک تقریب آمین کرواتیں۔ اس میں ان بچوں کی حوصلہ افزائی کرتیں جنہوں نے قرآن کریم ختم کیا ہوتا۔ بچوں کی مائیں اور دوسری عورتیں بھی شامل ہوتیں۔ سب میں مٹھائی تقسیم کرتیں۔

(الفضل 9 مارچ 2011ء ص 6 کالم 3)

محترمہ غلام سکینہ صاحبہ

مکرم ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ لکھتے ہیں:۔

ہمارے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد رفیق حضرت مسیح موعود کی قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو اپنی معصوم پوتی بی بی غلام سکینہ کو اپنی گود میں لے لیتے۔ دوران تلاوت وہ اپنے دادا جان کی گود میں آپ کی غیر معمولی حسن قراءت کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتی رہتیں۔ دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ میری اس پوتی (غلام سکینہ) کو قرآن پاک سے بے انتہا عشق ہوگا۔ آپ کا یہ فرمان بعد میں من وعن پورا ہوا۔

گاؤں بزدار کی آبادی تقریباً 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور جملہ غیر از جماعت خواتین کو غلام سکینہ نے قرآن پڑھانے کی سعادت پائی جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

بستی بزدار بزدار قبیلہ کا مسکن ہے۔ حضرت اللہ بخش خان صاحب بزدار رفیق حضرت مسیح موعود کا بھی یہ مسکن تھا۔ آپ اپنی برادری میں زہد وتقویٰ کے باعث ممتاز مقام رکھتے تھے۔

(الفضل 7 جون 2010ء ص 5 کالم 3,2)

محترمہ خاتم النساء صاحبہ

محترمہ خاتم النساء صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کے متعلق ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب لکھتے ہیں:۔

قرآن کریم سے امی جان کو بڑی محبت تھی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے بڑی حد تک ترجمہ جانتی تھیں اور کثرت تلاوت کی وجہ سے بغیر دیکھے صرف قراءت سن کر اس میں کوئی غلطی ہو تو عموماً اصلاح کر دیتی تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں کو خود قرآن پڑھایا۔ بہت باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھیں۔ درس ہوتا تو بڑے ذوق وشوق سے اس میں شامل ہوتیں۔ بلکہ ہمیشہ یہ خواہش رکھتی تھیں کہ درس ان کے گھر میں ہو۔ قرآن کریم سے اس محبت کے بعض ظاہری آثار بھی تھے۔ قرآن کے خوبصورت جزدان یعنی کپڑے کے غلاف تیار کرنا گویا ان کا مشغلہ تھا۔ پرانے سے پرانے قرآن کریم کو سنبھال کر رکھتی تھیں۔

(رب الرحمھما ص 90)

محترمہ امۃ السلام صاحبہ

آپ کا قرآن کریم روزانہ تلاوت کرنے کا معمول تھا۔ کہا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خداتعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو ان بدیوں سے بچتے رہو۔

(ملفوظات جلد 4 ص 656)

محترمہ سلمٰی مطہرہ صاحبہ

محترمہ شبانہ حفیظ اپنی خوش دامن مکرمہ سلمٰی مطہرہ کے متعلق لکھتی ہیں:۔

امی جان فجر کی نماز کے بعد ہر روز تلاوت کرتی تھیں۔ وفات سے کچھ سال پہلے امی جان کی نظر بہت کم ہوگئی تھی لیکن امی جان نے قرآن مجید کی بڑی چھوٹی بہت سورتیں زبانی یاد کی ہوئی تھیں۔ مثلاً بڑی سورتوں میں سورۃ یٰسین، سورۃ رحمٰن، سورۃ فجر، سورۃ الکہف، سورۃ البقرہ کا بڑا حصہ اس کے علاوہ بھی بہت سی سورتیں یاد کی ہوئی تھیں اور زبانی سورتیں پڑھتی تھیں۔ بعض دفعہ تو مجھے فرماتیں کہ تم قرآن مجید کھول کر مجھ سے سنو۔ امی جان نماز اور قرآن کی بہت پابند تھیں۔

(الفضل 21/اپریل 2011ء ص 6 کالم 1)

محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ

پروفیسر محمد شریف خان صاحب اپنی اہلیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

لجنہ کے زیر انتظام منعقدہ کلاس برائے درستگی تلفظ قرآن میں شامل ہو کر محترم قاری محمد عاشق صاحب سے صحیح تلاوت سیکھی۔ اس کے علاوہ لجنہ نے رشیدہ کی محلّہ جات کی لجنات میں جا کر حضرت مسیح موعود کی متعدد کتب کا خلاصہ سنانے اور نفس مضمون سمجھانے کی ڈیوٹی لگائی تھی جسے بڑی خوبی اور خوشدلی سے نبھایا اور اس طرح ربوہ کی لجنات سے تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اب رشیدہ کا زیادہ وقت قرآن کریم کے تلاوت اور حضرت مسیح موعود کی فرمودہ تفسیر قرآن کے مطالعہ میں صرف ہوتا۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے قرآن شریف کے درس بڑے انہماک سے سنتیں اور ساتھ ساتھ نوٹس لیتی جاتیں اور ان کی روشنی میں گھر میں مختلف دینی مسائل پر بچوں کے ساتھ ڈسکشن کرتیں۔

ستمبر 1999ء میں ہم امریکہ شفٹ ہوئے تو نئے ماحول میں بھی رشیدہ کا گھر داری کے علاوہ دینی شوق جاری رہا اور دعاؤں کا موقعہ ملا۔ یہاں رشتہ داروں کے بچوں میں گھل مل گئیں، انہیں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتیں۔ اردگرد رہنے والی مستورات کو ان کی خواہش پر قرآن کریم گھر جا کر پڑھاتیں۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قرآن کلاس میں باقاعدہ شامل ہوئیں، قرآن کریم ہاتھ میں رکھتیں اور مشکل آیات پر اپنے پہلے سے لئے ہوئے نوٹس میں اضافہ کرتی جاتیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں جاتیں اور دین کے متعلق لجنات کے سوالات کا جواب دیتیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا قرآن کریم کا ترجمہ چھپا تو بہت خوش ہوئیں، خرید کر عزیزوں کو تحفہ دیا فون پر عزیزوں کو اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتی رہتیں۔ ہر سورت کے آغاز میں دیئے گئے خلاصے کو غور سے پڑھتیں اور مجھے بھی ماحصل بتاتیں۔

جب آنکھوں میں cataract کی تکلیف شروع ہوئی تو پڑھنے اور دیکھنے میں رکاوٹ محسوس کرتیں اور قرآن کریم پڑھ نہیں سکتی تھیں جس کا بہت احساس تھا۔ بڑی تقطیع میں لکھا قرآن کریم کچھ عرصہ پڑھا، تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کے بعد نظر بحال ہوگئی، بہت خوش تھیں۔ پھر تلاوت اور کتب کے مطالعہ میں زیادہ وقت گزارتیں۔

امریکہ میں ہماری سیر جاری رہی۔ رشیدہ کو درّثمین، درّعدن اور بخارِدل سے دعائیہ شعر یاد تھے جو سیر کے دوران اونچی آواز میں گنگناتیں۔ مجھے تیسویں سیپارے کی آخری بیس سورتوں کے ناموں کی فہرست دی ہوئی تھی، میں نام پڑھتا جاتا، رشیدہ سورۃ کی تلاوت چلتے چلتے، یا پارک میں بینچ پر بیٹھی کرتی جاتیں۔ بعد میں دعائیہ اشعار پڑھتے دعائیں اور حمد کرتے ہم گھر لوٹ آتے۔

(الفضل 7 مارچ 2012ء)

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

ان کی بیٹی صدیقہ وسیم صاحبہ لکھتی ہیں:۔

امی کا کہنا تھا کہ پہلے بچہ قرآن پاک ختم کرے پھر اس کو سکول میں داخل کرو۔ ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ امی نے ایسا ہی کیا تھا سب کو 6 سال تک قرآن ختم کرایا پھر دوسری میں داخل کیا۔

آپ کا تلفظ قرآن پاک بہت اچھا تھا مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عربی تلفظ سیکھنے کی تحریک کی تو عمر زیادہ ہونے کے باوجود بہت شوق سے کلاسز میں شامل ہو کر کے عربی تلفظ خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی تحریک کی کہ خلیفہ وقت کا ارشاد ہے اس لئے سب کو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے برکت خداتعالیٰ نے ڈالنی ہے چنانچہ امی کو دیکھتے ہوئے بہت سی بزرگ خواتین نے بھی سیکھا۔ آپ نے اپنی 75 سالہ زندگی میں جہاں دوسری جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں 1977ء میں وصیت کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہوئیں وصیت کرنے کے بعد ایک جہاد کی شکل میں بچوں اور بڑوں کو سادہ اور ترجمہ سے قرآن پاک پڑھایا۔ ان گنت بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک سادہ اور ترجمہ سے پڑھایا۔ چند عمر رسیدہ خواتین کو بھی قرآن کریم سادہ پڑھایا۔ کہا کرتی تھیں کہ ہر وصیت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ دوسری نیکیوں کے ساتھ ساتھ قرآن بھی پڑھائے۔ وصیت کرتے ہوئے جو عہد اپنے خدا سے کیا تھا زندگی کے آخری سانسوں تک نبھایا۔ بوقت وفات بھی وینکوور میں وقف نو کے بچوں کو قرآن پڑھانے کا کام آپ کے سپرد تھا۔

وفات سے ایک روز قبل جب طبیعت کچھ زیادہ خراب ہوئی تو سب بچوں اور پوتیوں پوتوں کو اپنے پاس بلایا اور سب سے باری باری سلام اور پیار کیا جیسے معلوم ہو کہ اب ان سب سے میری آخری ملاقات ہے۔ جب پیار کرتے ہوئے منجھلے بھائی کے بیٹے اور بیٹی کو پیار کیا تو رونے لگیں امی سے پوچھا کہ امی کیا ہوا تو روتے ہوا کہا کہ ابھی تو میں نے ان کو قرآن پاک ختم کروانا تھا۔

پنجوقتہ نماز اور قرآن کی تلاوت کا خود بھی التزام کرتیں اور اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتیں کہ ان دونوں چیزوں کو کبھی نہ چھوڑنا۔ اسی میں نجات ہے۔ رمضان المبارک میں ہمیشہ دو مرتبہ قرآن پاک کا دور مکمل کرتیں ایک دفعہ سادہ اور ایک دفعہ ترجمہ سے۔

(الفضل 23/اپریل 2012ء)

باقی صفحہ 6 پر

مکرم چوہدری ندیم احمد طاہر صاحب

میرے تایا جان مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب

خاکسار کے تایا جان محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب 7 نومبر 2011ء کو عیدالاضحیٰ کے دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئے۔

مورخہ 8 نومبر کو بیت المحمود کوارٹرز تحریک جدید میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد ان کے جسد خاکی کو حافظ آباد لے جایا گیا جہاں پر بعد نماز عصر حافظ آباد اور گردونواح کی جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے احباب نے مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ جس کے بعد خاکسار کے بڑے بھائی محترم نعیم احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ Swansea آف انگلینڈ نے اپنے تایا جان کی نماز جنازہ پڑھائی جبکہ بعد تدفین امیر صاحب ضلع حافظ آباد محترم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔

خاکسار کے تایا جان 1931ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں کے بھتیجے اور میاں فضل دین کے بیٹے اور میاں مولا بخش صاحب پنجابی شاعر (اسیر راہ مولا) کے داماد تھے۔ آپ اپنے پانچ بھائیوں میں سے چوتھے نمبر پر تھے اور آٹھویں جماعت تک پڑھے ہوئے تھے انتہائی خوبصورت اور صحت مند انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہن بھائیوں سے محبت کا ایک قدرتی وصف عطا کیا ہوا تھا جس کی بدولت آپ باوجود چھوٹے ہونے کے اپنے ہر بہن بھائی کی مدد اور خدمت کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ اپنے بیوی اور بچوں سے بڑی محبت کرتے تھے آپ کی ازدواجی زندگی تقریباً 52 سال رہی جو کہ لوگوں کے لئے اور خاندان میں بھی ایک مثال تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا تھا جس میں سے چھ بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کی شادی اپنی زندگی میں ہی کر گئے تھے۔ ابھی ایک بیٹے کی شادی ہونا باقی ہے۔

تایا جان کی نمایاں صفات میں سے ایک صفت اُن کا قرآن کریم سے عشق تھا۔ تایا جان نے اپنی زندگی میں شاید ہی کبھی تلاوت قرآن کریم کا ناغہ کیا ہو۔ ہم بچپن سے دیکھتے آئے ہیں ہمیشہ سردیوں میں اپنے گھر کے بڑے کمرے میں اور گرمیوں میں باہر صحن میں صبح صبح قرآن کریم کی بلند آواز سے لمبی تلاوت کرتے تھے۔ جس میں روٹین کی تلاوت کے علاوہ سورۃ یٰسین کی تلاوت بھی شامل ہوتی تھی۔ جس دن کسی کام کی مجبوری کی وجہ سے تلاوت نہ کر سکتے تو صرف سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرتے تھے۔

محترم تایا جان انتہائی صفائی پسند اور نفیس طبیعت کی حامل شخصیت تھے۔ خاکسار نے کبھی بھی ان کے لہجہ سے مایوسی نہ دیکھی تھی۔ جب بھی کبھی کسی مسئلہ میں پریشانی ہوتی، ہمیشہ یہ کہتے۔

’’پتر گھبرانا نہیں۔ اللہ دا بڑا فضل اے۔ کوئی گل ای نئیں‘‘

خاکسار کی والدہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ خاکسار کے تایا جان اپنے ماں باپ دونوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور حقیقتاً اپنے والدین کو اُف تک نہیں بولا۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں جب شادی کے بعد اس گھر میں آئی تو بھائی جی نے مجھے اپنی بچیوں جیسا پیار دیا اور اس وقت سے لیکر تا وفات میرے ساتھ بڑی محبت اور شفقت کا سلوک رکھا۔ خاکسار کی دادی نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ جب کہ خدا کے فضل سے ہمارے خاندان میں احمدیت کا پودا 1909ء میں حضرت میاں محمد مراد صاحب میرے دادا کے بڑے بھائی کی بیعت سے لگا تھا۔ محترمہ دادی جان نے 1974ء کے پُرآشوب دور میں بیعت کی تھی۔ محترمہ دادی جان بڑی بہادر اور نڈر قسم کی خاتون تھیں۔ بیعت کرنے کے فوراً بعد اِن کی طبیعت میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوگئی تھی۔

محترم تایا جان اپنے باپ سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔ خاکسار کی والدہ بیان کرتی ہیں۔ کہ دادا جان کی بیماری کے آخری ایام میں بھی بھائی جان اپنے باپ کی بہت خدمت کرتے تھے۔ دادا جان کی وفات سے دو دن قبل بھائی جان (تایا جان) نے اپنے والد سے پوچھا کہ میاں جی اپنے دل کی کوئی بات بتائیں تایا جان کے بڑے بھائی کا نام میاں نور محمد تھا۔ دادا جان اُن کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میرے نور محمد کے پاس مکان نہیں ہے خاکسار کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ بھائی جی اُسی وقت اٹھے اور اپنے بڑے بھائی میاں نور محمد صاحب کے مالک مکان کے پاس گئے۔ اور اس سے مکان کے خریدنے کی بات کی، بیعانہ دیا۔ اشٹام پیپر لکھوایا۔ اور اشٹام پیپر لے کر اپنے باپ کے پاس آ کر کہا۔

میاں جی اب خوش ہیں۔ میاں نور محمد کا مکان بھی ہو گیا ہے میرے دادا ابو نے محترم تایا جان کو بہت دعائیں دیں۔

محترم تایا جان کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بڑا ذہن اور حکمت عطا کی تھی علمی معاملہ ہو یا قانونی جماعتی معاملہ ہو یا خاندانی ہر معاملے کو بڑی باریکی کے ساتھ دیکھتے اور بڑی جلدی معاملے کی تہ تک پہنچ جاتے تھے۔ منشی، مزارع کا معاملہ ہو، یا پٹواری، کچہری کا معاملہ ہو۔ ہر سطح پر حکمت کے ساتھ بات چیت کا طریقہ اور معاملہ کو حل کرنا تایا جان کا وصف تھا۔

محترم تایا جان کو خدا کے فضل سے تقریباً 9 سال بطور صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد خدمت کی توفیق ملی۔ 88-1987ء کے نامساعد حالات میں آپ نے بڑی محنت، حکمت اور معاملہ فہمی کے ساتھ پرانی بیت کو گرا کر نئی ڈبل سٹوری بیت الذکر بنوائی۔ حالانکہ یہ بیت مین روڈ پر واقع ہے۔ لیکن آپ نے کمال حکمت کے ساتھ اس کی تعمیر کے کام کو مکمل کروایا۔

محترم تایا جان کو اپنے تمام بہن بھائیوں سے بڑی محبت تھی لیکن خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر بشیر احمد جو کہ ان سے چھوٹے تھے۔ سے بہت زیادہ پیار اور محبت تھی اور اپنے چھوٹے بھائی کو بچوں کی طرح پیار کیا۔ اور میٹرک تک تعلیم دلانے میں ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اپنے بھائی کی بہت عزت کرتے تھے۔ خاکسار کے والد صاحب جب کلینک سے گھر آتے یا ان کے آنے کی اطلاع ہوتی تو تایا جان جو سگریٹ پینے کے عادی تھے۔ اپنی سگریٹ فوراً بجھا دیتے۔ اکثر اوقات لوگ کہتے بھی کہ کیوں سگریٹ بجھا رہے ہیں؟ تو تایا جان کہتے کہ بشیر احمد آ گیا ہے یا آنے والا ہے اس کو برا لگے گا۔ حالانکہ یہ بڑے بھائی تھے۔ لیکن اس کے باوجود اپنے چھوٹے بھائی کا ادب اور لحاظ تھا۔ خاکسار نے یہ چھوٹے بھائی سے محبت کی ایک مثال دی ہے ایسے بیسیوں واقعات ہیں دونوں بھائیوں کی آپس میں محبت کے۔

خاکسار کے والد صاحب کی وفات کے موقع پر 1984ء میں ناسازگار حالات کی وجہ سے حافظ آباد شہر میں تدفین کے لئے حافظ آباد کے مخالفین کا ایک اجلاس وہاں D.S.P آفس میں ہوا۔ جہاں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوئی کہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کی تدفین تو ہو جائے گی لیکن کسی اور احمدی کی وفات کی تدفین قبرستان میں نہیں ہو سکے گی۔

(محترم والد صاحب کی وفات کے وقت ہمارے محلّہ کے غیر از جماعت دوست ہمسائے اور والد صاحب کے ڈاکٹرز دوست موقع پر موجود تھے۔)

قبرستان کے معاملے پر اس وقت کے صدر جماعت محترم چوہدری شفقت حیات صاحب (مرحوم) اور دیگر جماعت کے احباب محترم تایا جان کے پاس آئے اور اس معاملہ میں راہنمائی کی درخواست کی۔ جس پر تایا جان نے خاکسار کی والدہ کو اس بارہ میں بتایا۔ تو خاکسار کی والدہ محترمہ نے کہا کہ جماعت کا اپنا قبرستان ہونا چاہئے۔ کیا آپ قبرستان کے لئے زمین دے سکتے ہیں؟ جس پر تایا جان نے اُسی وقت ممبران جماعت سے کہا کہ میری زمین کے جس حصہ پر بھی آپ لوگ قبرستان کا کہیں گے میری طرف سے حاضر ہے۔ اس پر جماعت کے کچھ لوگ ہماری زمینوں پر گئے اور جا کر ایک رقبہ کی نشاندہی کی کہ اس جگہ پر قبرستان مناسب رہے گا۔ جس پر وہاں قبر کی کھدوائی کی کارروائی شروع کروائی گئی اور تدفین ہوئی۔ والد صاحب کی تدفین کے بعد سے اردگرد کی جماعتوں کے وہ تمام احمدی احباب جن کی تدفین متعلقہ گاؤں میں ممکن نہ تھی ان کی تدفین اسی قبرستان میں ہونی شروع ہوئی۔

تقریباً 4-5 سال بعد اسی جگہ کو جماعت کے نام کرنے کی جب کارروائی کی گئی تو کاغذات سے اندازہ ہوا کہ صرف وہی رقبہ خاکسار کے والد صاحب ڈاکٹر بشیر احمد کے نام تھا حالانکہ والد صاحب مرحوم کے حصہ کی زمین اس جگہ سے کافی دور تھی۔ اس پر تایا جان مرحوم نہایت زاروقطار روتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ

میرا بھائی پھر مجھ سے نیکی میں آگے نکل گیا۔

یہاں دونوں بھائیوں کی محبت کی ایک اور بات تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مارچ 2011ء میں جب تایا جان کو حافظ آباد سے ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ لایا گیا۔ تو ان کی طبیعت بہت خراب تھی، تقریباً چوبیس گھنٹے کے بعد ہوش آیا۔ طبیعت کچھ بہتر ہونے پر مجھ سے ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ

ابھی نومبر کا مہینہ بڑی دور ہے۔

خاکسار نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔ لیکن کہنے لگے۔ کہ ’’6 نومبر سے پہلے نہیں‘‘ خاکسار کے وہم وگمان میں بھی اس بات کا خیال نہ تھا کہ وہ اپنی وفات کے بارہ میں کہہ رہے ہیں۔

محترم والد صاحب کی وفات 5 اور 6 نومبر 1984ء کی درمیانی رات کو ہوئی تھی۔ اور محترم تایا جان کی وفات بھی 27 سال بعد 2011ء میں 6 اور 7 نومبر کی درمیانی رات کو ہی ہوئی۔ 1984ء میں بھی 6 نومبر کو سوموار کا دن تھا۔ اور 27 سال بعد 7 نومبر کو بھی سوموار کا ہی دن تھا۔

محترم تایا جان کی 1991ء میں اوپن ہارٹ سرجری ہوئی۔ اس کے بعد سے 2010ء میں ان کو دوبارہ دل کی تکلیف شروع ہوئی، محترم ڈاکٹر نوری صاحب سے اور محترم ڈاکٹر سید مشہود صاحب سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں علاج جاری رہا، جب تایا جان کو محترم ڈاکٹر سید مشہود صاحب کا پتہ چلا کہ خاندان حضرت اقدس سے ہیں تو تایا جان نہایت عقیدت سے ملتے اور اپنی بیماری کے بارہ میں ہنستے ہوئے بتاتے۔ مبادا کہیں گستاخی ہو جائے۔ اور کہتے کہ اب میں ٹھیک ہو جاؤں گا اور واقعتاً تایا جان کی جو حالت ہوتی وہ اللہ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک ہو جاتے۔ نومبر 2010ء میں ان کے دوسٹینٹ ڈالے گئے۔ محترم ڈاکٹر نوری صاحب کا کہنا تھا کہ چوہدری صاحب اللہ کے فضل سے بڑے نڈر آدمی ہیں بڑی Will Power ہے۔ اتنی عمر میں بھی یعنی 81 سال میں بھی خدا کے فضل سے جوان ہیں۔ 2010ء سے لے کر ان کی وفات تک بیماری کے تمام عرصہ میں

ان کے پوتے عزیزم حسیب اللہ اور نواسے عزیزم مصور اویس احمد نے دن رات ایک کر کے ان کی بھرپور انداز میں خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو اس کی جزاء عطا فرمائے۔ آمین

محترم تایا جان نے سات بیٹے اور دو بیٹیاں اور پانچ پوتے، دس پوتیاں، چار نواسے اور پانچ نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ 1۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب (ناظم انصاراللہ ضلع حافظ آباد) 2۔ مکرم ڈاکٹر طارق احمد جاوید صاحب (زعیم انصاراللہ حافظ آباد شہر) 3۔ مکرم خالد احمد جاوید صاحب۔ حافظ آباد 4۔ مکرم محمود احمد جاوید صاحب۔ سوئٹزرلینڈ 5۔ مکرم مسعود احمد جاوید صاحب۔ حافظ آباد 6۔ مکرم اعجاز احمد جاوید صاحب۔ حافظ آباد 7۔ مکرم فیاض احمد جاوید صاحب ایڈووکیٹ۔ حافظ آباد 8۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل احمد کلیم صاحب شیخوپورہ 9۔ محترمہ رخسانہ بیگم صاحبہ جرمنی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور ان کو صبر و حوصلہ دے۔ اور اپنے ماں اور باپ کے نیک اعمال کو جاری رکھنے والے ہوں۔

آخر میں خاکسار ان تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ جنہوں نے خود آ کر یا بذریعہ فون ہم سے محترم تایا جان کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ہماری داد رسی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب و خواتین کو جزاء عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے تایا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کی نسل در نسل کو نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4 جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن

محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ

ان کی بیٹی مبارکہ افتخار صاحبہ لکھتی ہیں:۔

ہم سب بہن بھائیوں کو بھی پنجوقتہ نماز کی عادت امی جان کی نمازوں سے محبت کو دیکھ کر خود بخود ہی پیدا ہوئی تھی سردی ہو یا گرمی ہو بھائیوں کو صبح فجر کی نماز پر بیدار کر کے بھیجتی تھیں پھر اس کے بعد سب اکٹھے ہو کر قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت کرتے یہ سب نظارے اب بھی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ روزانہ تلاوت ان کا معمول تھا اور کافی لمبی تلاوت کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور ضرور مکمل کرتی تھیں۔

(الفضل 27/اپریل 2011ء)

خالدہ بیگم صاحبہ

مکرم زبیر احمد صاحب اپنی تائی محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

تلاوت قرآن کریم سے ان کو خاص شغف تھا۔ عام دنوں میں ہی آپ کافی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ رمضان میں تو ایک سے زیادہ مرتبہ تلاوت قرآن کریم کا دور مکمل کرتی تھیں۔ رمضان میں خاص طور پر ظہر و عصر کے درمیان اس طرح فجر کے بعد کافی دیر تک تلاوت کیا کرتی تھیں۔

مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ

مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ آف امریکہ حضرت خان صاحب فرزند علی خان صاحب (سابق امام بیت الفضل لندن) کی پوتی تھیں۔ لجنہ ربوہ کے مرکزی دفتر میں آفس سیکرٹری کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل امریکہ میں مستورات کو انٹرنیٹ پر قرآن کریم با ترجمہ پڑھاتی تھیں اور 26 پارے مکمل کر چکی تھیں۔

(الفضل 14 نومبر 2011ء ص 7 کالم 2)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

سلسلہ کی دیرینہ خدمت کرنے والے بزرگ

محترم محمود احمد قریشی معتبر صاحب کا ذکر خیر

ہم سب کے پیارے بزرگ اور محسن دوست مکرم محمود احمد قریشی صاحب معتبر سابق نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

ان کا وجود بہت سی خوبیوں کا حامل تھا۔ آپ نہایت معاملہ فہم، صاف گو، انتہائی محنتی، سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بے لوث اور بے حد مخلص اور انسانوں سے محبت کرنے والے تھے۔ ان کی ساری زندگی جو 80 سال کے قریب تھی نظر ڈالیں تو صاف ستھری اور جماعتی خدمات سے پُرنظر آتی ہے۔

آپ کی پیدائش مورخہ یکم مئی 1931ء ہوئی۔ آپ ایک تعلیم یافتہ احمدی گھرانے میں مکرم محمد علی اسمٰعیل معتبر صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم، دادا جان مکرم غلام قادر صاحب اور تایا جان ماسٹر محمد علی صاحب اظہر تھے جن کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کا بچپن چار سال کی عمر تک مغل پورہ لاہور میں گزرا۔ پھر آپ کے والد صاحب کی منتقلی راولپنڈی میں ہوگئی۔ مغل پورہ میں جس گھرانے سے زیادہ تعلق اور رابطہ رہا وہ محترم ملک منور احمد صاحب جاوید کے نانا کا گھرانہ تھا۔ راولپنڈی میں آپ پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم مقبول احمد قریشی صاحب پہلے ہی قادیان میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے آپ کے والد محترم نے آپ کو قادیان دارالامان میں بھیج کر دوسری جماعت میں داخل کروا دیا اور وہاں پر ہی آپ نے قرآن کریم کا دور بچپن میں ہی مکمل کر لیا۔ اس طرح آپ کو قادیان جیسی مبارک بستی میں رہنے کا موقعہ ملا اور حضرت مصلح موعود کے خطبات و ارشادات سے براہِ راست فیض یاب ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم مقبول احمد قریشی صاحب نے جو آپ سے دس سال بڑے تھے والد صاحب کی غیر موجودگی کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ نہایت ہی نرمی اور پیار سے کام لیتے ہوئے مکرم محمود احمد صاحب قریشی اور بہن بھائیوں کو پروان چڑھایا۔ اکثر قادیان کے ایمان افروز واقعات بتایا کرتے تھے۔ ان کے اندر بچپن سے خدمت کا جذبہ تھا۔ چنانچہ آٹھ نو سال کی عمر میں وہ اطفال الاحمدیہ کی بابرکت تنظیم میں سائق بنا دیئے گئے۔ تقسیم ملک سے قبل 1945ء میں جب آپ آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے، حضرت مصلح موعود نے مڈل پاس طلباء کو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تحریک فرمائی۔ انہوں نے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے 1951ء میں مولوی فاضل کا امتحان جامعہ احمدیہ سے پاس کیا۔ اس سے قبل جون 1948ء میں جب آپ مدرسہ احمدیہ احمد نگر پڑھتے تھے تو کشمیر میں بطور رضا کار مجاہد جانے کی تحریک ہوئی جس میں احمدی طلباء کی ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے 27 جون 1948ء تا 31/اکتوبر 1948ء فرقان بٹالین فورس میں خدمات سرانجام دیں۔ 1952ء میں آپ کو پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ملازمت مل گئی۔ آپ کو مکرم خان فرزند علی خاں صاحب ناظر مال کے ساتھ کام کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ رتن باغ بھی منتخب ہوئے اور اس عرصہ کے دوران اور بعد میں بھی میو ہسپتال کے قریب رہائش ہونے کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہونے والے احمدی علماء یا دیگر احباب کی تیمارداری کرنے اور ان کی خدمت کے لئے ڈیوٹی دینے یا لگوانے کا بھی آپ کو موقعہ ملتا رہا۔ جودھامل بلڈنگ میں قیام کے دوران جو دوست ربوہ سے لاہور کسی کام کے سلسلہ میں آتے ان کی خدمت کے مواقع بھی میسر آتے رہے۔ مہمان نوازی کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ آپ کی شادی محترم حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی کی چھوٹی بیٹی امۃ الرحمٰن طاہرہ صاحبہ سے مورخہ 7 مئی 1959ء کو ہوئی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہے کہ ''اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی حسنہ عطا فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کر لیا۔ نیک سیرت بیوی ان کو مل گئی۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے جو کہ آپ کے پڑوس میں رہتی تھیں، ہمیشہ ان کی نیکی کی باتیں اور خدمت گزاری کی باتیں بتایا کرتی تھیں۔ محترم قریشی صاحب بھی ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ حلقہ سمن آباد پھر صدر حلقہ سمن آباد اور اس کے بعد نگران قیادت اسلامیہ پارک لجنہ اماء اللہ جس میں سات حلقہ جات شامل تھے کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کا سارا خاندان سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ جب وہ صدر حلقہ سمن آباد تھے اس وقت سے ہی خاکسار بطور صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمود احمد قریشی صاحب کو جماعت احمدیہ ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل عہدوں پر خدمات کی توفیق ملتی رہی۔

1- سیکرٹری وقف جدید 1957ء، 1960ء، 1962ء تا 1965ء
2- سیکرٹری تعلیم لاہور 1968ء تا 1971ء
3- سیکرٹری تعلیم القرآن 1985ء تا 2006ء
4- سیکرٹری تزکیہ اموال 1985ء تا 1991ء
5- سیکرٹری وصایا 1998ء تا 1966ء
6- نائب امیر لاہور 2005ء تا 2011ء
7- صدر حلقہ سمن آباد 1983ء تا 2005ء

اس کے علاوہ بے شمار خدمات دینیہ کی توفیق ملتی رہی۔ قریشی صاحب نے خدمت دین کر کے اپنا حق ادا کر دیا۔

وہ ٹھنڈے مزاج، نیک، متقی، مہمان نواز، ہنس مکھ، زندہ دل، ہر کسی سے محبت، شفقت سے پیش آنے والے مبارک وجود تھے۔ خدمت خلق کرنے والے انسان تھے۔ غربا کی مدد کرنا بھی ان کی عادت میں شامل تھا۔

آپ نے ایم اے عربی اور ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کو دینی علوم پر عبور حاصل تھا۔ جب آپ نائب امیر جماعت تھے ہر کسی سے آفیسر بن کر نہیں بلکہ دوست بن کر خدمت بجالاتے۔ آپ ترقی کرتے کلرک سے اکاؤنٹنٹ آفیسر سے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے عہدے تک پہنچے۔ یہ سب سلسلہ کی برکات ہی تو ہیں۔

آپ نے اپنی 80 سالہ زندگی بھرپور جوش اور ولولہ کے ساتھ گزاری۔ رمضان المبارک میں سب کا خیال کرتے۔ عید کے موقعہ پر عیدی اور پارچات عنایت فرماتے۔ صلہ رحمی کا بے حد خیال رکھتے۔ اقربا کو مل کر بہت خوش ہوتے۔ اگر پتہ چلتا کہ کسی عزیز کی کسی کے ساتھ ناراضگی ہے تو رنجش دور کرنے کی پوری سعی فرماتے۔ آپ نے پسماندگان میں اپنی ایک اہلیہ محترمہ امۃ الرحمٰن طاہرہ صاحبہ، ایک بیٹی مکرمہ نبیلہ مشہود صاحبہ، دو بیٹے مکرم حامد محمود صاحب اور مکرم وقاص محمود صاحب کے علاوہ پوتے پوتیاں اور نواسے چھوڑے ہیں۔ مکرم قریشی صاحب کے سات بہن بھائی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم وقار احمد طاہر مورانی صاحب میل نرس طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 10 مئی 2012ء کو بیٹے مفراز احمد مورانی (واقف نو) اور بیٹی عالیہ طاہر (واقفہ نو) کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظور فرماتے ہوئے کرشن احمد مورانی نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر نثار احمد مورانی صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید نوکوٹ ابن مکرم راہومل میگھواڑ صاحب اور مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ مرحومہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ نوکوٹ بنت مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم محمد افضل صاحب چک سکندر والے ابن مکرم نور محمد صاحب اور مکرمہ فرخ سلطانہ صاحبہ نصیر آباد سلطان ربوہ کا نواسہ اور مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ کی بہن مکرمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے بیٹے اور اہلیہ مکرمہ درعجم صاحبہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیز جماعت کیلئے بابرکت وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سکندر عبداللہ باجوہ صاحب برانچ مینیجر سمٹ بینک گولبازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مبشر احمد باجوہ صاحب سابق امیر ضلع نارووال شوگر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ملک مسعود احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک منصور احمد رہتاسی صاحب جو اقصیٰ چوک میں جمعہ کے دن ڈیوٹی دیتے تھے (المعروف سیٹی والے) ذہنی دماغی اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔

اسی طرح میری بیٹی فرزانہ مسعود کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے دونوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم حاجی مطیع الرحمٰن صاحب آف نواب شاہ حال کنری بقضائے الٰہی مورخہ 7 مئی 2012ء کو وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز احمدیہ بیت الذکر کنری میں خاکسار نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان محمود آباد میں تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں چاروں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم نعمت اللہ صاحب آف نعمت ٹی سٹال رحمت بازار ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 3 مئی 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 83 سال تھی۔ اگلے دن بعد از نماز جمعہ محترم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ بیت الناصر میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ محترم نعمت اللہ صاحب رحمت بازار کے قدیمی دکان دار تھے۔ جنہوں نے تقریباً 50 سال تک رحمت بازار میں پہلے لنگر خانہ نمبر 2 کے سامنے بعد ازاں دارالرحمت غربی میں جہاں اس وقت مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول کی عمارت ہے۔ نعمت ٹی سٹال کے نام پر کاروبار کرتے رہے۔ آپ انتہائی سادہ منکسر المزاج اور ملنسار طبیعت کے حامل تھے۔ پسماندگان میں آپ نے اپنی بیوہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے محترم محمد صادق صاحب ربوہ، محترم مصدق احمد ناصر صاحب کارکن تزئین کمیٹی ربوہ، محترم مسعود احمد صاحب لاہور، محترم محمود احمد ننھا صاحب آف ننھا ہیئر فیشن ربوہ، محترم مبشر احمد صاحب، تین بیٹیاں محترمہ مسرت ناہید صاحبہ زوجہ مکرم عبداللطیف بھٹی صاحب، محترمہ فرحت ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ مجوکہ صاحب، محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد وسیم بھٹی صاحب نیز 9 پوتے، 11 پوتیاں، 6 نواسے اور 11 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے پیار اور رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک محمود برلاس صاحب، امین حلقہ ڈیفنس لاہور لکھتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم بشارت محمود برلاس صاحب ابن مکرم مرزا صفدر بیگ صاحب رائے ونڈ روڈ لاہور مورخہ 11 مئی 2012ء کو بعمر 72 سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب سابق جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کروائی۔ مرحوم سابق صدر حلقہ گلبرگ اور کینال پارک میں بھی رہے۔ اسی طرح اسلامیہ پارک میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا۔ مرحوم نیک، خدمت گزار، احمدیت کے شیدائی، خلافت سے بہت لگاؤ رکھتے اور دعوت الی اللہ کا کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ بڑے ہی ہنس مکھ اور ملنسار تھے۔ خدمت دین کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ آپ کے دادا جان حضرت مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے پسماندگان میں اپنی اہلیہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم قمر الحق خان صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الحق خان صاحب کی وفات پر احباب نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار خود تشریف لا کر اور بذریعہ فون بھی کیا۔ خاکسار ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

فیڈرل پبلک سروس کمیشن پاکستان میں BS-17 اور اس سے اوپر گریڈ تک کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائیٹ وزٹ کریں۔

www.fpsc.gov.pk

آرمی پبلک سکول (Girls) چکلالہ میں پرنسپل (میل/فی میل) کی آسامی خالی ہے۔

تعلیم: ایم اے/ایم ایس سی، بی ایڈ، ایم ایڈ کے ساتھ

ایک سرکاری ادارے کو اپنے ڈیجیٹل ٹیلی فون ایکسچینج کیلئے سول ٹیکنیشن کم آپریٹر اور سول آپریٹر کم لائن مین کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

کولگیٹ پامولو پاکستان میں مینیجرز، انجینئر، کیمسٹ، سیکیورٹی انچارج اور ٹیلی فون آپریٹر کی ضرورت ہے۔

دفتر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو سینئر سکیل سٹینو گرافر، سٹینو گرافر اور جونیئر کلرک کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن کی بنیاد پر ٹرم B-2012 کیلئے بطور پی این کیڈٹ شمولیت اختیار کریں۔ آن لائن رجسٹریشن اور مزید تفصیلات کیلئے ویب سائیٹ وزٹ کریں۔

www.joinpaknavy.gov.pk

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 13 مئی 2012ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی گارڈز کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ / امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ کا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست دہندہ کی عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ تعلیم میٹرک ہو۔ درخواست پر فوری رابطہ کیلئے فون نمبر ضرور لکھیں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے فون: 047-6215646 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29 مئی 2012ء

12:05 am	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2012ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:40 am	الترتیل
6:10 am	دورہ حضور انور
7:05 am	کڈز ٹائم
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 راگست 2006ء
8:40 am	پیس سمپوزیم ۔ قادیان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	مشاعرہ
8:50 pm	گفتگو پروگرام
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
9:50 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع

30 مئی 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع
7:20 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:30 am	گفتگو پروگرام
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
9:20 pm	الترتیل
9:55 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ قادیان

31 مئی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 راگست 2006ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	آئینہ
8:20 pm	انتخاب سخن
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	دورہ حضور انور

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز

النور ڈیپارٹمنٹل سٹور

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں

047-6215227, 0332-7057097

Got.Lic# ID.541 IATA

ملکی و غیر ملکی ٹکٹ ۔ ریکنفرمیشن ۔ انشورنس

ہوٹل بکنگ کی باعایت سروس کے لئے

Sabina Travels Consultant

Yadgar Road Rabwah

047-6211211,6215211

0334-6389399

ربوہ میں طلوع وغروب 19 مئی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:03

درخواست دعا

۞ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ مکرم نواز احمد منہاس صاحب آف لاہور کے نواسے عزیزم محمد رافع پراچہ بعمر 7 سال کو (کالر بون اور پسلیوں کے درمیان ہڈی کے ٹیڑھے پن (Thoracic Outlet Decompression کا عارضہ ہے۔ عزیزم کا بوسٹن امریکہ میں آپریشن الحمدللہ کامیاب رہا ہے۔ حالت اب بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو آپریشن کے بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل صحت اور تندرستی عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم بریگیڈیئر (ر) نثار میر صاحب ابن محترم کیپٹن احمد دین صاحب مرحوم کا بائی پاس آپریشن AFIC/MH راولپنڈی میں مورخہ 21 مئی 2012ء کو متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

شکریہ احباب و درخواست دعا

۞ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چوہدری الیکٹرک سٹور ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی دکان واقع کالج روڈ جل جانے کی وجہ سے کاروبار مکمل ختم ہو گیا۔ اس موقع پر متعدد خدام اور دوستوں نے وقار عمل کے ذریعہ خاکسار کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور اسی طرح بہت سے احباب بالمشافہ اور ٹیلی فون پر خاکسار کے غم میں شریک ہوئے اور دلجوئی کی۔ خاکسار روزنامہ الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی مشکلات دور فرماتے ہوئے آئندہ کاروبار کو محفوظ اور بابرکت بنائے۔ آمین

FR-10

مکان کرایہ پر دستیاب ہے

ایک مکان واقع دارالصدر غربی قمر نزد بیت القمر کرایہ کیلئے خالی ہے۔ رابطہ: 0333-6706459

مغل بینکویٹ ہال

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317